بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | پیر ۵ شعبان ۱۴۰۴ھ ۷ ہجرت ۱۳۶۳ھ ۷ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تربیتِ باطنی اور تکمیلِ روحانی کے لیے ابتلاء کا وارد ہونا ضروری ہے

اس الٰہی پودے کی شاخ تراشی اس لئے کی جاتی ہے تاکہ برگ و بار میں برکت ہو

"ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاءؑ اور اولیاءؒ پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں اُن کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سا کر کے اُن کو دکھاتا ہے یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ اُن کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے اُن کا نام و نشان مٹا دے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے اُن کو سکھاوے۔ یہی سنّت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنّت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانونِ قدرت کی تصریح کرتے ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاءؑ اور اولیاءؒ ان مدارجِ عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلا کی برکت سے اُنہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے اُن کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مُہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے نازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشقِ صادق ہیں کہ اُن پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے اُن پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزّتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربّانی مددوں نے بھی جن کا اُن کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدّت تک مُنہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا اُنہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرا مہربان نہیں۔ بلکہ اُن کے دشمنوں پر مہربان ہے اور اُن کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدّت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں (باقی صفحہ پر)

احبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ ہجرت/مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ابھی تک معدہ میں شدید درد ہے کمزوری بہت ہے۔"

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ صدر جہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین!

• ربوہ ۴ ہجرت/مئی۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مولانا نے کہا کہ انسانی زندگی میں آنے والے تغیرات کے نتیجے میں وہی شخص اپنے مولا کی وفاداری کا صحیح حق ادا کرنے والا ہوگا جو اپنے نفس پر قابو پالے۔ مولانا نے کہا کہ انسانی زندگی مختلف النوع تغیرات سے پُر ہے۔ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے راستے میں سب سے زیادہ مزاحمت انسانی نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں جو شخص لذاتِ نفسانیہ سے پورے طور پر منہ موڑ لے وہ اس دعویٰ میں حق بجانب ہو سکتا ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کو پہچاننے کا حق ادا کر دیا۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ مولانا نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد سنا کر کی۔ اس اقتباس میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ابتلاؤں کا فلسفہ یہ بیان کیا ہے کہ ابتلاء اس لئے آتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے روحانی درجات میں ترقی عطا کرے۔ یہ ابتلاء کبھی بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ختم کرنے کے لئے نہیں لاتا۔

مولانا موصوف نے آخر میں کہا کہ دعا کریں کہ انسانی تغیرات اپنے مولا سے ہمارے تعلق کو ایک لمحہ کے لئے بھی کمزور نہ کر سکیں بلکہ زبردست مضبوطی اور استحکام کا ذریعہ ثابت ہوں۔ (ماہنامہ

• برادرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی ان دنوں بیمار ہیں اور مزید چیک اپ کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی اور صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے

بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ شعبان ۱۴۰۴ھ

۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

روحانی طاقت کے دو عظیم سرچشمے

جن لوگوں کو خدا تعالیٰ مامورین الٰہی کی آواز پر لبیک کہہ کر قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور کرتا ہے اُنہیں وہ عزیمت کے مقام پر فائز کر کے دو اوصاف سے ضرور متصف فرماتا ہے۔ وہ دو اوصاف ہیں صبر اور تقویٰ۔ اِن دو اوصاف کے بل پر ہی وہ نامساعد حالات کا مقابلہ کر کے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

صبر اور تقویٰ کے یہ دونوں اوصاف آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل آنحضورؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بطور خاص عطا کئے گئے تھے۔ چنانچہ ان دو اوصاف کے بل پر ہی انتہائی خطرناک ابتلاؤں اور آزمائشوں میں انہوں نے ثباتِ قدم کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور ہمت و استقلال کا ایسا زبردست مظاہرہ کیا کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولِ حق کے معاً بعد ابتلا ہی میں خبردار فرما دیا تھا کہ انہیں مخالفین حق کی طرف سے بہت سی دلآزار باتیں سننا پڑیں گی اور ان کے ہاتھوں انہیں مالی اور جانی نقصانات سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ لیکن اگر وہ صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں گے اور بہر صورت و بہر حال تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے تو یہ امر ان کے لئے زبردست تقویت کا موجب ثابت ہو کر انہیں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرتا چلا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ سے) اور اُن سے بھی جو مشرک ہیں (یعنی مشرکین مکہ سے) بہت دکھ دینے والا کلام سنو گے اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

دراصل صبر اور تقویٰ زبردست روحانی قوت میں تبدیل ہو کر صابروں اور متقیوں کو وہ عزم اور حوصلہ عطا کرتے ہیں کہ اُنہیں مصائب، مصائب معلوم ہی نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صبر اور تقویٰ دو ایسے اوصاف ہیں جن کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ہر قدم پر ان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ انہیں مسلسل اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہوتا ہے۔ ظاہری لحاظ سے وہ بے حد کمزور اور بالکل بے دست و پا ہوتے ہیں۔ لیکن خدائے قادر و عزیز کی معیت کے طفیل ان کی باطنی طاقت کا (جس سے دنیا بے خبر ہوتی ہے) کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔

جہاں تک صبر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ خود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۴، الانفال آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ تقویٰ کے نتیجہ میں معیت الٰہی حاصل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اسی لئے آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضورؐ کے صحابہ کرام رضؓ ظاہری لحاظ سے بے کس، بے بس اور بے سہارا ہونے کے باوجود کمزور نہیں تھے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبہ آیت ۴۰) کی رُو سے ان مقدس وجودوں کو قادر و عزیز خدا کی معیت حاصل تھی۔ وہی ان کا کارساز، وہی ان کا سہارا اور وہی ان کی پشت پناہ تھا۔ یہ معیت انہیں صبر اور تقویٰ کے عدیم النظیر اوصاف کے نتیجہ میں حاصل ہوئی تھی۔ اسی کے بل پر وہ بے سہارا بے زر اور بے زور ہونے کے باوجود بالآخر یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ کی متحدہ طاقت کو مغلوب کرنے اور حق کو پوری شان کے ساتھ غالب کرنے میں کامیاب رہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقت تھی جس نے یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ کی متحدہ طاقت کو زیر کیا اور کمزوروں کو غلبہ عطا فرمایا۔ اس قادر و توانا اور قدیر و مقتدر نے انہیں پہلے ہی تسلی دے دی تھی کہ:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(الانفال آیت ۶۵)

ترجمہ:۔ اے نبی! اللہ تیرے لئے اور ان مومنوں کے لئے جو تیری پیروی کرتے ہیں کافی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی ان کے لئے خطرات پیدا ہوتے تھے اور انہیں خوف دلانے کی کوشش کی جاتی تھی تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہمارا اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انکے صبر اور تقویٰ کا ذکر کرنے کے بعد ان کے کامل توکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝

(آل عمران آیت ۱۷۴)

ترجمہ:۔ اُن لوگوں کے لئے بھی بہت بڑا اجر ہے جنہیں لوگوں نے کہا لوگ تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں۔ پس ان سے ڈرو لیکن اس بات سے ان کے ایمان اور بھی بڑھ گئے اور انہوں نے کہا ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

الغرض صبر اور تقویٰ طاقت کے دو عظیم سرچشمے ہیں۔ ان سے ایسی زبردست روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے کہ جو کمزوروں کو خدا کی پناہ میں لا کر انہیں ناقابلِ تسخیر قوت سے مالا مال کر دکھاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا مختصر راستہ

مکرمہ خالدہ آفتاب صاحبہ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ

ہر مذہب کی اصل غرض خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر جب ہم غور کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے چار روحانی اقدام نظر آتے ہیں اور یہ روحانی اقدام خدا تعالیٰ کی صفات رب العٰلمین، الرحمٰن، الرحیم اور مٰلک یوم الدین ہیں۔

اگر ہم حسب استعداد ان چار صفات یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کا اپنے آپ کو مظہر بنا لیں تو خدا تعالیٰ تک پہنچنا آسان ہو جائے۔ سب سے پہلا قدم ربوبیت ہے۔ رب کا کام ماں باپ کے کام کے مشابہ ہوتا ہے۔ یعنی تربیت کرنا۔ جس کا مطلب ہے کہ جو اس سے تعلق جوڑے وہ پہلے سے بہتر ہونا شروع ہو جائے۔ اگر کسی انسان میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ وہ اس سے تعلق جوڑ کر بہتر ہونا شروع ہو جائے تو وہ صفت ربوبیت کا مظہر سمجھا جائے گا۔ یہ صفت سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئی کیونکہ آنحضورؐ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے۔

پارس پتھر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جو چیز اس سے مس کرتی ہے وہ سونا بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت حیرت انگیز انقلاب برپا کیا۔ آپؐ نے ایک نہایت ہی ادنیٰ اور گری ہوئی سوسائٹی کو انتہائی بلند مقام پر پہنچا دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آتا ہے کہ آپؐ ایک دفعہ طائف تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے آپؐ پر پتھر پھینکے۔ آپؐ وہاں سے آتے ہوئے راستہ میں ایک جگہ ستانے کو رکے۔ باغ والے نے اپنے غلام کے ہاتھ کچھ میوہ آپؐ کے لئے بھیجا۔ آپؐ نے میوہ کی طرف تو کم ہی توجہ کی۔ اس غلام کو ہی خدا کا پیغام پہنچانے لگ گئے اور آپؐ کا ہمیشہ یہ دستور تھا کہ جہاں مکہ کے لوگ جمع ہوتے آپؐ وہاں چلے جاتے اور انہیں خدا کا پیغام پہنچاتے۔ اس طرح نہیں کہ کوئی مل گیا تو اس سے بات شروع کر دی بلکہ آپؐ تلاش کرتے پھرتے اور ڈھونڈ کر انہیں حق کا پیغام پہنچاتے۔

صفت ربوبیت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو دنیا کا باپ یا ماں فرض کرے اور لوگوں کے فائدہ کا خود خیال رکھے۔ ان کی تربیت کرے۔ کچھ لوگوں کو منتخب کر کے انہیں سکھائے تاکہ جب وہ فوت ہو جائے تو جن کو اس نے سکھایا ہو وہ دوسروں کو سکھاتے جائیں اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی ساری دنیا کے لئے اسی طرح باپ کی مانند ہیں جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لئے بمنزلہ باپ تھے۔ اسی طرح اس مقام کا انسان اپنی ہمدردی کو کسی مذہب کے آدمیوں تک محدود نہیں کرتا بلکہ ہر مذہب کے لوگوں کا ہمدرد ہوتا ہے اور سب کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے۔

دوسرا قدم صفت رحمانیت ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی نے کچھ سلوک نہ بھی کیا ہو تو بھی اس سے نیک سلوک کرنا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے سورج۔ چاند۔ زمین۔ آسمان۔ ہوا۔ پانی پیدا کئے ہیں۔ یہ انسان کے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں ہیں۔ بلکہ اگر یہ نہ ہوتے تو انسان زندہ ہی نہیں رہ سکتا تھا۔ بندہ کا دوسرا مقام اس صفت کا حصول ہے اور وہ اس طرح کہ یہ پہلے تو صرف ان لوگوں سے حسن سلوک کرتا تھا جو اس کا کام کرتے تھے۔ اب یہ کوشش کرتا ہے کہ جن سے اس کو کوئی بھی فائدہ نہیں ان سے بھی نیک سلوک کرے۔ اس صفت کا حصول امیر غریب سب کے لئے ممکن ہے۔ قادیان میں ایک مخلص نابینا تھے حافظ معین الدین ان کا نام تھا۔ انہیں اتنا توکل تھا۔ کہ کسی کو کم ہی ہوگا۔ غریب آدمی تھے۔ لنگر خانہ کی روٹی پر ان کا گزارہ تھا۔ اور لوگ انہیں نابینا سمجھ کر کچھ نہ کچھ مدد کر دیتے تھے۔ وہ باوجود نابینا ہونے کے ادھر ادھر تیہ لگائے رہتے تھے کہ کسی کے گھر فاقہ تو نہیں آیا اور کوئی تکلیف تو نہیں؟ اور اگر کوئی تکلیف زدہ انہیں معلوم ہوتا تو اپنی روٹی لے جا کر اسے دے دیتے یا اگر ان کے پاس پیسے ہوتے تو وہ دے دیتے۔ پس اس صفت کی مشابہت پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی مالدار ہی ہو۔ غرباء بھی اپنے ذرائع کے مطابق رحمانیت کا جامہ پہن سکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص مدرسہ میں ملازم ہے اگر وہ کہے کہ میں اپنے سارے وقت کے پیسے ہی وصول کر لوں تو یہ رحمانیت نہیں ہوگی۔ رحمانیت یہ ہے کہ جب اپنے وقت کے ایک حصہ میں اپنی معیشت کا سامان پیدا کر لیتے ہیں تو دوسرے وقت میں وہ بعض غرباء کو بغیر صلہ کی امید کے نفع پہنچائیں۔ ایک عالم اسی طرح پر اپنے علم کو خرچ کرے۔ ایک مالدار اپنا مال خرچ کرے۔ گویا ایسے بندے خدا تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر منزل پر ان کا استقبال کرتا ہے۔

تیسرا قدم صفت رحیمیت کی مشابہت میں یہ عادت پیدا کرنا ہے کہ ہر کام کرنے والے کو اس کے حق سے زیادہ دیا جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی کا نوکر ہو۔ وہ یہ فیصلہ کرے کہ میرا مالک جو تنخواہ مجھے دیتا ہے اور اس کے بدلے جتنے کام کی امید مجھ سے رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ کام میں کروں گا۔ اور مالک یہ فیصلہ کرے کہ اس کام کی جتنی تنخواہ مقرر ہوئی ہے۔ میں اس سے زیادہ سلوک ملازم سے کروں گا۔ اگر آقا اور نوکر دونوں ایسے ہوں کہ اس اصل پر چلیں تو یہ بھی ایک قسم کا مقابلہ ہوگا مگر کیسا عجیب مقابلہ ہوگا جو صلح اور امن پیدا کرا دے گا۔ صحابہ کرام رضؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی قسم کے واقعات ہوتے تھے ایک دفعہ ایک صحابی رضؓ اپنا گھوڑا بیچنے کے لئے آئے اور ایک دوسرے صحابی رضؓ اسے خریدنے لگے۔ گھوڑے کے مالک نے مثلاً دو ہزار درہم قیمت لگائی اور لینے والے نے تین ہزار درہم بیچنے والا اس پر مصر تھا کہ میں دو ہزار سے زیادہ نہ لوں گا کیونکہ میرا گھوڑا اس سے زیادہ قیمت کا نہیں ہے۔ گھوڑا خریدنے والا کہتا تھا کہ میں تین ہزار سے کم نہ دوں گا کیونکہ یہ گھوڑا اس سے کم قیمت کا نہیں ہے۔ اگر ساری دنیا کے لوگوں کی یہی حالت ہو تو خیال کریں کہ دنیا کیسی خوبصورت بن جائے۔ مثلاً ایک زمیندار ہے جب وہ کھیت کاٹنے کے لئے لوگوں کو لگائے اور کہے کہ میں کاٹنے والوں کو اس اس قدر غلہ دوں گا۔ اب اگر وہ اس غلہ سے زیادہ دے یا روٹی کھلا دے تو وہ گویا اس صفت پر عمل پیرا ہو جائے گا۔ یا مثلاً گنے چھیلنے پر لگایا ہے اور اس کے لئے مزدوری مقرر کی جاتی ہے مگر چلتے وقت ایسے بچوں کے لئے گنے دے دیئے یا رس دے دیا یا گڑ شکر دے دی۔ یہ رحیمیت ہوگی خواہ کتنی ہی تھوڑی چیز مزدوری سے زائد دی جائے۔ وہ اس صفت کے ماتحت آئیگی۔

پس ہم میں سے ہر شخص اس صفت کے رنگ میں رنگین ہو سکتا ہے۔ اگر امیر ہے تو بدلہ دینے میں زیادہ دے سکتا ہے اور اگر نوکر ہے تو کام زیادہ کر کے دے سکتا ہے مگر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو نہ کسی کے نوکر ہو سکتے ہیں اور نہ ان کی غربت کی وجہ سے ان کے کوئی نوکر ہو سکتے ہیں۔ جیسے نابینا وغیرہ۔ ان کی بھی رحیمیت ہے اور وہ یہ کہ جو اچھا کام کرنے والے لوگ ہیں ان کی لوگوں میں قدر بڑھائیں اس طرح کام کرنے والوں کا دل بڑھتا ہے۔ جو قومیں خدا تعالیٰ کی رحیمیت جذب کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا کام ہے کہ خود رحیم بنیں جو ان کے کارکن ہوں ان کی قدر کریں۔ ان کے کام کی تعریف کریں۔ زبان سے بدلہ دینا معمولی بات نہیں ہوتی بلکہ اس میں بہت سے فوائد ہیں۔ خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا پھر علاوہ تعریف کے خدا کے ہاں اس کے لئے دعا مانگیں کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہیں۔ اے خدا تو ہی اپنے پاس سے اسے دے۔

غرض مزدور اپنے آقا کا زیادہ کام کرے اور آقا مزدور کی مزدوری سے زیادہ دے پھر جو دین کا کام کرنے والے ہیں ان کے کام کی قدر کی جائے اور اس سے بڑھ کر تعریف کی جائے جتنا کہ وہ کام کرتے ہیں۔ نیکی پر خوشی کا اظہار کیا جائے۔ تب جا کر صفت رحیمیت سے مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے تشابہ پیدا ہوتا ہے۔ اور غیریت جاتی رہتی ہے اور جنس کو جنس سے تعلق ہو جاتا ہے۔ اور یہ صفت خدا تعالیٰ کو انسان کی طرف کھینچتی ہے اور اس کی صفت رحیمیت انسان پر جلوہ کرتی ہے اور اس جلوہ کے باعث اس کا ثواب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ نماز ایک پڑھتا ہے تو ثواب سو کا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ کہیں کا کہیں نکل جاتا ہے۔ لیکن جو خود رحیم نہیں ہوتا۔ وہ خواہ سارا دن نماز پڑھتا رہے۔ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحیمیت کا تقاضہ ہے کہ بندہ کے تھوڑے کام پر زیادہ بدلہ اور بار بار بدلہ دے۔ پس اس صفت کے ذریعہ انسان تھوڑے عرصہ میں بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے۔

چوتھا قدم صفت مالکیت پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی صفت مالک یوم الدین کو مندرجہ ذیل اصول کے مطابق استعمال فرماتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر چیز کے تمام پہلوؤں پر آگاہ ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے فیصلہ کرتا ہے۔ بے جانے کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ اب جو شخص اس صفت کو جلوہ گر دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ غور کرے کہ کیا وہ بھی اسی طرح کرتا ہے یا وہ جونہی سنتا ہے کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے تو کہہ دیتا ہے کہ تب تو وہ بہت بُرا شخص ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کے فیصلے اور بندہ کے فیصلے میں بڑا فرق ہے۔ خدا تعالیٰ تمام حالات پر آگاہ ہوتا ہے اس لئے فیصلہ کرتا ہے

خدا تعالیٰ کے فیصلہ میں ایک یہ بھی خصوصیت پائی جاتی ہے کہ جس شخص کا جرم ہوتا ہے۔ یعنی جس شخص کے متعلق فیصلہ کرنا ہوتا ہے اسے دوسروں کے جرموں کی وجہ سے نہیں پکڑتا اور نہ دوسروں کو اس کی بجائے پکڑتا ہے۔

پس صفتِ مالکیت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جس کی نسبت کوئی فیصلہ کرتا ہو اپنے فیصلہ کو اسی کی نسبت محدود رکھو نہ کہ اس کی وجہ سے اس کے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی بُرا سمجھو اور نہ یہ کرو کہ دوسروں کے جرم کی وجہ سے اُسے پکڑو۔ پھر جس قدر جرم کسی کا ہو اتنی ہی سزا دو۔ پھر خدا تعالیٰ جب فیصلہ کرتا ہے تو میزان رکھتا ہے یعنی یہ دیکھتا ہے کہ جرم کس حالت میں کیا؟ اس لئے بندہ کو بھی چاہیئے کہ حالات و مجبوریوں کو بھی دیکھے اور اندھا دھند فیصلہ نہ کرے۔ کسی کے کہنے پر کسی کے متعلق فیصلہ نہ کرے تمہیں خود خدا نے جج بنایا ہے پھر خدا تعالیٰ جب فیصلہ کرتا ہے تو اس میں رحم کا پہلو غالب رہتا ہے۔

اگر بندہ بھی ان باتوں کو مدنظر رکھے تو آہستہ آہستہ اس کے اندر صفت مالکیت یوم الدین قائم ہو جائے گی اور جس وقت خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت یوم الدین جو اس درجہ کے آدمی کے لئے منبع فیض ہے اس پر اپنا پرتو ڈالتی ہے تو اس کی روح میں نئی طاقتیں پیدا کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت اس پر جلوہ کرتی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح یہ لوگوں سے عفو کا معاملہ کرتا تھا خدا تعالیٰ بھی اس سے عفو کا معاملہ کرتا ہے۔

اگر لوگ مالکیت یوم الدین کی صفت کو اپنے اندر پیدا کر لیں تو پھر سارے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ لوگوں میں لڑائی اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ انصاف کرنے کی طاقتوں کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اگر انہیں صحیح طور پر استعمال کریں تو کبھی لڑائی نہ ہو۔ جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسرے کے لئے بھی پسند نہ کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ دوسرا کیا کرتا ہے؟ بلکہ یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے جو کچھ خدا کرتا ہے وہی تم کرو۔ خدا تعالیٰ چونکہ غلطی نہیں کرتا اس لئے انسان جب اس کی اتباع کرے گا تو جس قدر اتباع کرے گا اسی قدر غلطی سے بچا رہیگا

گویا ایسے بندے خدا تعالیٰ کے جہاں ہوتے ہیں اور وہ ہر منزل پر ان کا استقبال کرتا ہے۔ جب انسان مالکیت کی منزل پر ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ مالکیت کی شکل میں آتا ہے۔ جب رحیمیت کی منزل پر ہوتا ہے تو خدا رحیمیت کی شکل میں آتا ہے اور جب انسان رحمانیت کی منزل پر ہوتا ہے تو اللہ جل جلالہ، رحمانیت کی صورت میں آتا ہے۔ گویا کہ انسان کی رسائی خدا تعالیٰ تک ہو جاتی ہے۔

بظاہر دیکھا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا شارٹ کٹ ہے لیکن درحقیقت یہ رستہ بڑے مجاہدات چاہتا ہے۔ لیکن اللہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ جو خدا کی طرف ایک قدم بڑھائے گا خدا اس کی طرف دس قدم بڑھے گا۔ جو چل کر خدا کی طرف آئے خدا دوڑ کر اس کی طرف جائے گا۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو پانا کوئی مشکل نہیں رہتا۔ صرف خلوص نیت اور درد دل کی ضرورت ہے۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

اُن پر ہوئیں۔ پردہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار اُن پر پڑتا گیا اُتنا ہی اُنہوں نے آگے قدم بڑھایا۔ اور جس قدر وہ توڑے گئے اُسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر اُنہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اُن کی ہمت بلند اور شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ اُن تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کاملِ صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج اُن کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غرض انبیاءؑ و اولیاءؒ ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر اُنہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور اُنہیں کی قوتِ ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے۔ عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے اُس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں۔ بالخصوص اُن محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں۔ گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کر سکتے کہ اُن کے انجام کے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہٗ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اُس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اُس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اُس کے برگ و بار میں برکت ہو۔ پس خلاصۂ کلام یہ کہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی تربیتِ باطنی اور تکمیلِ روحانی کے لئے ابتلاء کا اُن پر وارد ہونا ضروریات سے ہے۔ اور ابتلاء اُس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو اس سنّت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کامیابی۔"

(اشتہار: یکم دسمبر ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲)

جماعت کو جامعہ احمدیہ کیطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ (جامعہ احمدیہ ناقل) کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں۔ اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ منڈیروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔" (الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی حضور کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ ایسے ذہین اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نانا جان بابو محمد بخش صاحب کی یاد میں

از مکرم لطیف احمد طاہر صاحب گلشن راوی لاہور

آپ کی پیدائش کا صحیح سن تو یاد نہیں لیکن آپ کی یادداشتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ محکمہ انہار میں بطور سگنلر (Signaler) بھرتی ہو گئے۔ دوران ملازمت آپ کا ریکارڈ بہت تسلی بخش تھا اور اسی بناء پر ریٹائرڈ ہونے کے بعد جب آپ نے اپنے حالات کے مطابق مزید ملازمت کی خواہش کی تو آپ کو دس سال اور کام کرنے کا موقع دیا گیا۔

طبیعت میں نیکی کا خمیر شروع ہی سے تھا۔ دینی علوم شوق سے سیکھے۔ دور دراز علاقوں میں جا کر بھی علم حاصل کیا اور کئی دفعہ آپ کو خواب میں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے ایک مبشر خواب کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی تھی۔ سلسلہ کی کتب بھی پڑھیں الحمد للہ کہ آپ کے ذریعہ کئی سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ عرصہ دراز تک سرگودھا میں سیکرٹری مال رہے۔ اور بڑی مستعدی اور جانفشانی سے کام کیا۔ ربوہ میں بھی محلہ دارالنصر شرقی میں آپ کافی عرصہ تک سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیتے رہے۔ نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ آندھی بارش کڑاکے کی سردی یا چلچلاتی دھوپ کبھی اس راہ میں حائل نہ ہوئی بلکہ بیماری کی حالت میں بھی آپ باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ وفات سے قبل بھی دو روز تک باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے گول بازار جاتے رہے۔

رمضان شریف کے روزے بڑی پابندی اور التزام سے رکھتے۔ سو لئے اس سال کے آپ نے تمام روزے پورے رکھے۔ گرمیوں کے روزے آپ چند سال سے کراچی بڑے ماموں جان (چوہدری عبدالغنی صاحب صدر حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی) کے ہاں جا کر رکھتے۔

حافظہ بڑا اچھا تھا حضرت مصلح موعود کی مجلس علم و عرفان میں ایک دفعہ حضور کو کسی حوالہ کی ضرورت پیش آئی۔ مجلس میں حاضر احباب کو اتفاق سے وہ حوالہ مستحضر نہ تھا۔ آپ (نانا جان) کھڑے ہو گئے اور حوالہ بتا دیا جس پر حضور بڑے خوش ہوئے اور آئندہ مجالس میں آپ کی مثال دیا کرتے تھے۔ قرآن کریم سے بڑی محبت اور عشق تھا۔ سینکڑوں بچوں بڑوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ آپ اس کی رپورٹ ہر ماہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں بھیجا کرتے تھے۔

خاکسار کی تربیت آپ کے زیر سایہ ہوئی۔ تمام باجماعت پڑھانے کی تربیت خوب کی۔ کبھی منہ سے نہ کہتے کہ نماز کے لئے آؤ بلکہ نماز کا وقت ہو جاتا تو اونچی آواز میں کہتے کہ میں نماز کے لئے جا رہا ہوں۔ ہم خود بخود ہی وضو کر کے نماز پڑھنے چلے جاتے۔ باوجودیکہ آپ کی طبیعت سخت تھی لیکن بچوں کو نہیں مارا۔ ڈانٹ ڈپٹ ہی کرتے یا سمجھا دیتے اور ہمارے والدین کو بھی یہی نصیحت کرتے کہ بچوں کو مارنا نہیں۔

آپ مستجاب الدعوات اور صاحب رویا و کشوف تھے۔ آپ کی وفات کی خبر خدا تعالےٰ نے پہلے ہی دے دی تھی۔ اس لئے آپ کراچی سے ربوہ آنے پر مصر تھے اور بڑے ماموں جان کو کہتے تھے کہ مجھے ربوہ بھجوا دو۔ ورنہ چھ فٹ کا صندوق لے کر جانا پڑے گا۔ وفات سے تقریباً ۲۰ روز قبل آپ ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ خاکسار کو آپ کی وفات سے تین چار روز قبل ایک خواب آیا۔ جس میں میں بڑے ماموں جان کو دیکھتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو نانا جان کی وفات کی خبر مل گئی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ میں اسی لئے آیا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کہ ۱۳ نومبر کو صبح ۳ بجے کے قریب جب دروازہ کھٹکا تو خاکسار ننگے پاؤں ہی دروازہ کی طرف لپکا دیکھا تو سامنے بڑے ماموں جان نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ م

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نانا جان مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک بے نظیر انقلاب

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا صـ۱۱)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ..... فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔ (بخاری)

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں ..... پھر آپؐ نے فرمایا کہ کان کھول کر سن لو کہ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

جھوٹ بولنا بھی خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے کیونکہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ خدا پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ وہ جھوٹ پر بھروسہ کرتا ہے اور اُسے خدا کی مانند خیال کرتا ہے جس سے شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ ..... ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

ہر صاحب استطاعت الفضل خود خرید کر پڑھے

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچنی ہے!!!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

امام ہمام ایدہ اللہ نے الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت الفضل سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں

(مینیجر الفضل)

تحریک جدید کیا ہے؟

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لیے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

سینما اور تماشے

"ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لیے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۴ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء کرام / صدر صاحبان و مربیان سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس لئے درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید

۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو یوم تحریک جدید منانے کو کہا گیا تھا۔ امید ہے تمام جماعتوں میں اس پر عمل ہوا ہوگا۔ براہ کرم جلد از جلد دفتر ہذا کو یوم تحریک جدید کے نتائج سے آگاہ کریں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اوّل)

وقف عارضی کے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے

امرائے کرام و مربیان سلسلہ گذشتہ سہ ماہی کی کمی کو جلد پورا کرنے کی کوشش فرمائیں

مشاورت کے موقعہ پر تمام امرائے اضلاع صاحبان کی خدمت میں ان کے ضلع سے آمدہ فارم واقفین و واقفات عارضی کا سہ ماہی گوشوارہ (از یکم جنوری تا ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء) پیش کیا گیا تھا۔ اپریل ۱۹۸۴ء سے سال رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے تمام امرائے اضلاع اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ اگر ان کے ضلع سے پہلی سہ ماہی میں آمدہ نارموں کی تعداد ان کے مقررہ سالانہ کوٹہ سے نسبتاً کم ہو تو براہ کرم اس کمی کو جلد اگلی سہ ماہی میں پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں بہت برکت ڈالے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے گذشتہ کمی کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

تلاوت قرآن مجید کا مقصد

قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت یہ امر مدنظر ہونا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ قرآن پاک میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامۃ الصلوٰۃ کے ساتھ ایتاء الزکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت جب بھی ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو ہر دوست کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ آیا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں ہے؟ اگر واجب ہو تو تعمیل ارشاد خداوندی میں اپنی زکوٰۃ جلد ادا کرے۔

خاکسار عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ صاحب حیثیت احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت واضح کر کے ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خدمت خلق

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"میں نے بارہا بتایا ہے کہ خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے اور مذہب اور قوم کی حد بندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ۔ ہمارا خدا رب العالمین ہے اور جس طرح اس نے ہمیں پیدا کیا ہے اسی طرح اس نے ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو پیدا کیا ہے۔ (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۲۸ء)

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا سے علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنیوالے احباب

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دینی تعلیمات پر مستشرقین کے اعتراضات کی نشاندہی اور ان کا مؤثر جواب تیار کرنے کی غرض سے TRACKING AND MONITORING STATIONS قائم کرنے کے لئے جو تحریک فرمائی ہے اس میں غانا سے حصہ لینے والے تیس احباب کے نام قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب مبلغ انچارج غانا نے دوسری فہرست ارسال کی ہے جس میں درج ذیل مزید نوے احباب نے اپنی خدمات حضور انور کی جاری فرمودہ تحریک میں حصہ لینے کے لئے پیش کی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم نورالدین ۔ کے ۔ انکوم
۲۔ " صادق ۔ ایچ ۔ آڈو
۳۔ " محمود آکورے
۴۔ " عبدالحکیم بانڈا
۵۔ " حسن کاربو
۶۔ " ابراہیم نعمان
۷۔ " غلام احمد مارفو
۸۔ " عثمان بن سعید
۹۔ " اسماعیل کوارٹینگ
۱۰۔ " آدم بن عبداللہ
۱۱۔ " داؤد کے ٹینکوبانگ
۱۲۔ " آئی بی محمد
۱۳۔ " آدم بوماہ
۱۴۔ " یعقوب گاسقی
۱۵۔ " احمد بھیا
۱۶۔ " سعید سلیمانی آڈو
۱۷۔ " اسحٰق محمد عاصم
۱۸۔ " عیسیٰ نکروما
۱۹۔ " مہدی بن یوسف
۲۰۔ " فضل انکوم
۲۱۔ " ابراہیم مینسا
۲۲۔ " اسماعیل بوآڈو
۲۳۔ " یوسف آرہین
۲۴۔ " عبدالرحیم نیرّ
۲۵۔ " سعید ۔ اے ۔ ولسن
۲۶۔ " آدم ولسن
۲۷۔ " فاطمہ ولسن
۲۸۔ " ابراہیم آیڈو
۲۹۔ " حسین عیسیٰ
۳۰۔ " اسماعیل بن عبداللہ
۳۱۔ " اسحٰق بن محمد
۳۲۔ " ابوبکر کولیسی نیامے
۳۳۔ " سلیم یاو
۳۴۔ " محمد راکسن
۳۵۔ " آدم کوفی انیسی
۳۶۔ " عیسیٰ یانکسن
۳۷۔ " ابوبکر صادق
۳۸۔ " آدم ۔ کے ۔ سیکائی
۳۹۔ " ابوبکر انین
۴۰۔ " ہادیم اوڈرم
۴۱۔ مکرم سعید آینناکوا
۴۲۔ " اسماعیل گے ۔ بین
۴۳۔ " عباس ادوسو
۴۴۔ " مالک گیما
۴۵۔ " آدم سعید
۴۶۔ " عبداللہ آسارے
۴۷۔ " ابراہیم الیسلفی
۴۸۔ " احمد یارکو
۴۹۔ " جبرائیل آفیعنی
۵۰۔ " حکیم ڈومسن
۵۱۔ مکرمہ فاطمہ ابوبکر
۵۲۔ مکرم یوسف عبداللہ
۵۳۔ " الیس بی آدم صاحب
۵۴۔ " آدم گیما
۵۵۔ " عثمان عبداللہ
۵۶۔ " عبدالسلام فیابو
۵۷۔ " آدم بن سلیمان
۵۸۔ " محمد کے عاصم
۵۹۔ " علی ۔ کے ۔ یوزی
۶۰۔ " مجید آرتھر
۶۱۔ " اسماعیل میناہ
۶۲۔ " عبداللہ فینائی
۶۳۔ " آدم آموار
۶۴۔ " عبداللہ آموسی
۶۵۔ " احمد عارف آموار
۶۶۔ " سعید احمد اوبوسو
۶۷۔ " اسحٰق مینا
۶۸۔ " آئی ۔ بی ۔ این ۔ ایسومان
۶۹۔ " ابوبکر ایڈوآنسہ
۷۰۔ " سلیمان آموآ
۷۱۔ " ابراہیم آدارکوا
۷۲۔ " سلیمان ایسومان
۷۳۔ " آدم یوزئی نمبر ۲
۷۴۔ " سعید احمد
۷۵۔ " اسحٰق بن جبرائیل
۷۶۔ " اسحٰق کوراکرا۔
۷۷۔ " نوح احمد
۷۸۔ " عباس بن آدم
۷۹۔ " عیسیٰ ۔ کے ۔ گیان
۸۰۔ " عبدالکلیم ایکوآ
۸۱۔ مکرم عبدالحکیم تھامپسن
۸۲۔ " محمد آومیر
۸۳۔ " محمد کوجو ۔
۸۴۔ " اسماعیل کوجو آرہین ۔
۸۵۔ " آدم بن آدم
۸۶۔ مکرم حسین طاہرہ آتوہ
۸۷۔ " عثمان آرتو
۸۸۔ " جبرائیل سعید بیسی ۔
۸۹۔ " سعید آمفو
۹۰۔ " خلیفہ بن صالح

وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ ۔

درخواستہائے دعا

• ۔ خاکسار کے والد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔
(مرزا نسیم بیگ فیروزپور روڈ لاہور)

• ۔ میرے ماموں مکرم سلطان احمد صاحب آف کنری بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
(امۃ الباسط ملک جہلم)

• ۔ میری والدہ صاحبہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں اسی طرح مکرم شہزادہ قمرالدین صاحب مبشر بھی دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
(منصور احمد مظفر مغربی جرمنی)

• ۔ خاکسار کے تایا جان مکرم چوہدری محمد نواز صاحب چٹھہ بعارضہ فالج بیمار ہیں
(بشارت اللہ انور چٹھہ ۔ موطن کے چٹھہ)

• ۔ خاکسار کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک افاقہ نہیں ہے۔
(رانا رفیق احمد جہانگیر پارک لاہور)

• برادرم چوہدری محمود احمد صاحب دلاور چیمہ کا ہرنیا کا اپریشن ہوگیا ہے۔
(بشارت اللہ انور ۔ لاہور)

• ۔ میرے والد صاحب مکرم بشیر احمد صاحب (خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں
(ظفر ہمایوں)

• ۔ خاکسار گذشتہ سال ایک حادثہ کا شکار ہو کر معذور ہو گیا تھا اب دل بھی بڑھ گیا ہے۔ شدید تکلیف میں مبتلا ہوں۔
(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی ۔ مرید کے)

• ۔ عزیزم محمد سلیم کے ایم بی بی ایس کے امتحان ہو رہے ہیں۔ نیز خاکسار بیمار ہے۔ (خواجہ محمد احمد جڑانوالہ)

• ۔ عزیزم نجم الدین کی بائیں آنکھ زخمی ہو گئی ہے۔
(فیروزالدین کشمیری ریلوے روڈ ۔ ربوہ)

• ۔ خاکسار کا ایف ایس سی کا امتحان ہو رہا ہے۔
(خالد محمود باجوہ ۔ پسرور)

• ۔ خاکسار نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔
(امۃ الحق فی فاروق ۔ دارالرحمت وسطی)

• ۔ خاکسار کی والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل دین صاحب (فضل شاپ والے) بیمار ہیں
(ظہیر احمد ظفر اسکرنٹن امریکہ)

• ۔ عاجز کی دو بیٹیاں امتحانات دے رہی ہیں۔ (بشیر الدین احمد ڈھڈیانوالی)

• ۔ مکرم عبدالمجید صاحب مشین مین نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ بیمار ہیں
(محمد افضل بٹ ربوہ)

• ۔ خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔
(ناصر احمد شاہدرہ ۔ لاہور)

• ۔ میرے بیٹے عزیزم حمید انور کا گزشتہ سال دل کا اپریشن ہوا تھا۔ اب اسے پھر دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔ لنڈن میں زیر علاج ہے (مسعود احمد خورشید کراچی)

برادرم مکرم مسرور احمد صاحب طور آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان کے ہاں میجر اپریشن کے ذریعہ بچی پیدا ہوئی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)

خاندان حضرت اقدس اور دیگر احباب جماعت سے مذکورہ تمام احباب کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے

گمشدہ ٹائر

خاکسار ایک عدد سوزوکی ویگن کا مکمل ٹائر مع سٹیپنی افضل برادرز (گول بازار) کے سامنے رات دس بجے بھول گیا تھا۔ اگلے دن یاد آیا مگر بے سود۔ اگر کسی دوست کو ٹائر ملا ہو تو براہ کرم PICK AND PAY شاپنگ سنٹر کالج روڈ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ ٹائر واپس کرنے والے کو یکصد روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔
(محمود احمد کھوکھر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان سے منتقل کرنے کی افواہیں بے بنیاد ہیں!

ایسی باتیں پہلے بھی پھیلائی گئیں اور وقت نے ان کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا!

نظارت امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے جاری کردہ پریس ریلیز

ربوہ ۶ مئی۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں ایسی تمام افواہوں اور بے سروپا باتوں کی سختی سے تردید کی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنا مرکز ہالینڈ یا ناجیریا میں منتقل کر رہی ہے۔ نیز ربوہ میں کسی قسم کی کوئی مسلح تنظیم قائم ہے۔ اور یہاں آنے والوں کا تعاقب کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

آج یہاں جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں نظارت امور عامہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ پاکستان ہمارا وطن ہے۔ لاکھوں احمدی یہاں بستے ہیں۔ اور اس کے قیام واستحکام کے لئے ہم نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کو مرکز بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے بعض ملکی اخبارات میں نہایت بے سروپا اور غیر ذمہ دارانہ بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ اور بعض تو حد درجہ دل آزار بھی ہوتے ہیں۔ پروپیگنڈہ کی یہ مہم بالکل خلافِ واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنا مرکز پاکستان سے باہر کسی اور ملک میں منتقل کر رہی ہے۔ اسی طرح ربوہ میں باہر سے آنے والوں کے بارے میں یہ بات پھیلائی جا رہی ہے کہ ان کا تعاقب کیا جاتا ہے اور یہاں نام نہاد مسلح تنظیمیں ہیں۔ نیز یہ کہ احمدی اپنے عقائد سے منحرف ہو رہے ہیں بعض جگہوں پر تو جماعت احمدیہ سے جھوٹے طور پر منسوب کر کے نہایت مفسدانہ اور اشتعال انگیز مواد پر مبنی اشتہارات بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سارے عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بھی اشتہار یا پوسٹر شائع نہیں کیا گیا۔

پریس ریلیز میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ تمام باتیں بالکل خلافِ واقعہ اور من گھڑت ہیں۔ جماعت احمدیہ آئین اور قانون کی عملداری پر یقین رکھنے والی ایک امن پسند جماعت ہے اور کبھی بھی کسی قسم کی شر انگیزی سے اس کا تعلق نہیں رہا اور اس پر اس کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔

پریس ریلیز میں یاد دلایا گیا ہے۔ کہ گزشتہ برسوں میں خصوصاً ۱۹۷۴ء کے بعد بھی اس قسم کی بے بنیاد خبریں اور غلط بیانات شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور وقت نے ان سب خبروں کا غلط ہونا ثابت کر دیا ہے۔ یہ باتیں جس طرح کل غلط اور خلافِ واقعہ تھیں اسی طرح آج بھی غلط اور خلافِ واقعہ ہیں۔

پریس ریلیز میں جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنی روایات اور دینی قدروں کے مطابق اس قسم کی الزام تراشیوں اور ایذا دہی پر اب بھی صبر و سکون اور دعاؤں سے کام لیں۔ اور اپنے مولا کے حضور گریہ وزاری سے کام لیں۔ اور جہاں جہاں ملک و ملت کے مفاد میں ضروری سمجھیں اس قسم کی غلط باتوں کی تردید کریں۔ نیز افواہوں پر قطعاً کان نہ دھریں بلکہ افواہیں پھیلانے والوں کا محاسبہ کریں اور کسی قسم کی خبر کی تصدیق کے لئے مرکز سے رجوع کریں۔

نظارت امور عامہ کے پریس ریلیز میں ملک کے ذمہ دار اخبارات سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ موجودہ حالات میں خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے یکطرفہ غلط پروپیگنڈہ کا آلۂ کار بن کر جماعت کی دلآزاری کا باعث نہ بنیں اور ایسی بے بنیاد خبر کی اشاعت سے پہلے ان کی تصدیق ضرور کر لیا کریں۔

عطیہ برائے گندم

گزشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بلد گندم کھاتہ نمبر 4550/56-236 معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دارالضیافت۔ ربوہ)

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پُرزہ جات درجِ ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: 74609
79523

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد
کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ ڈسپنسری سنٹر اچھرہ
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک موہنا
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک حکیم خانہ ملتان روڈ
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز چوک مغلپورہ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

اعلیٰ معیاری انگریزی ادویات
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز ٹیکہ جات لگانے کا بھی انتظام ہے۔ ہمارا نصب العین خوش اخلاقی اور مناسب دام
ارشد میڈیکوز
رحمت بازار۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ